فہم القرآن

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۲۴۹

﴿فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

ج ن د

ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا۔

جُنْدٌ ج جُنُوْدٌ (اسم جمع) : فوج، لشکر۔ ﴿اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ﴾ (الدُّخان)
''بے شک وہ لوگ غرق کیا جانے والا ایک لشکر ہیں۔''

غ ر ف

غَرَفَ (ض) غَرْفًا : کسی چیز میں کوئی رقیق مادہ اٹھانا یا بلند کرنا، جیسے چمچے وغیرہ میں شوربہ لینا یا چلو میں پانی اٹھانا، یعنی لینا، بھرنا۔

غُرَفٌ اور غُرُوْفٌ : بلند مقام' بلند رتبہ۔ ﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ﴾ (الزمر: ۲۰) ''لیکن جن لوگوں نے تقویٰ کیا اپنے ربّ کا' ان کے لیے ایک بلند مقام ہے۔'' ﴿وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ﴾ (سبا) ''اور وہ لوگ بلند مقامات میں امن میں ہونے والے ہیں۔''

غُرْفَةٌ : (۱) کسی عمارت میں اوپر کا کمرہ' بالا خانہ ۔ ﴿اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ﴾ (الفرقان: ۷۵) ''ان لوگوں کو جزا میں دیا جائے گا بالا خانہ۔'' (۲) چلو' چلو بھر پانی۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِغْتَرَفَ (افتعال) اِغْتِرَافًا : اہتمام سے لینا' بھرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ج و ز

جَازَ (ن) جَوْزًا : کسی چیز کے وسط میں ہونا۔

جَاوَزَ (مفاعلہ) مُجَاوَزَةً : وسط سے آگے بڑھنا' گزرنا' دریا کے وسط سے گزرنا یعنی دریا پار کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

تَجَاوَزَ (تفاعل) تَجَاوُزًا : کسی چیز سے آگے بڑھنا' نظر انداز کرنا۔ ﴿وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ﴾ (الاحقاف: ۱۶) ''اور ہم نظر انداز کریں گے ان کی برائیوں کو۔''

غ ل ب

غَلَبَ (ض) غَلَبًا : کسی پر بالادستی حاصل کرنا' غالب آنا۔ ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا﴾ (المؤمنون: ۱۰۶) ''اے ہمارے ربّ! غلبہ پایا ہم پر ہماری بدبختی نے۔''

غُلِبَ (ماضی مجہول) : غلبہ پایا ہوا ہونا' مغلوب ہونا۔ ﴿غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ (الروم) ''مغلوب ہوئے رومی۔''

غَلَبٌ (اسم ذات) : مغلوبی۔ ﴿وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ﴾ (الروم) ''اور وہ لوگ اپنی مغلوبی کے بعد غالب آئیں گے۔''

غَالِبٌ (اسم الفاعل) : غالب آنے والا' غلبہ پانے والا۔ ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ﴾ (المائدۃ: ۲۳) ''پس جب تم لوگ داخل ہو گے اس میں تو یقیناً تم لوگ غلبہ پانے والے ہو۔''

مَغْلُوْبٌ (اسم المفعول) : جس پر غلبہ پایا گیا۔ ﴿فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾ (القمر) ''تو انہوں نے پکارا اپنے ربّ کو کہ میں مغلوب ہوں پس تو بدلہ لے۔''

غَلِبَ (س) غَلَبًا : موٹی گردن والا ہونا۔

اَغْلَبُ ج غُلْبٌ (افعل الوان وعیوب) : گنجان آبادی، موٹے تنے والا درخت۔

﴿وَحَدَآئِقَ غُلْبًا﴾ (عبس) ''اور باغات موٹے تنے والے درختوں کے۔''

ک ث ر

کَثُرَ (ک) کَثْرَۃً : تعداد میں زیادہ ہونا۔ ﴿مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ﴾ (النساء:۷) ''اس میں سے جو کم ہو اُس میں یا زیادہ ہو۔''

کَثْرَۃٌ (اسم ذات) : زیادتی، کثرت۔ ﴿لَا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ﴾ (المائدۃ:۱۰۰) ''برابر نہیں ہوتے خبیث اور پاکیزہ چاہے بھلی لگے تجھ کو خبیث کی کثرت۔''

اَکْثَرُ (افعل التفضیل) : زیادہ تر، اکثریت۔ ﴿وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الاعراف) ''اور لیکن لوگوں کی اکثریت نہیں جانتی۔''

کَثِیْرٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : زیادہ، بہت۔ آیت زیر مطالعہ۔

کُثْرٌ: کسی چیز کی بہتات۔ یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔

کَوْثَرٌ: یہ کُثْرٌ کا مبالغہ ہے (تدبر قرآن)۔ انتہائی بہتات، بے انتہا۔ ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ (الکوثر) ''بے شک ہم نے عطا کیا آپؐ کو بے انتہا۔''

اَکْثَرَ (افعال) اِکْثَارًا : زیادہ کرنا۔ ﴿فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ﴾ (الفجر:۱۲) ''پھر انہوں نے زیادہ کیا اس میں فساد کو۔''

کَثَّرَ (تفعیل) تَکْثِیْرًا : بتدریج زیادہ کرنا۔ ﴿وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ﴾ (الاعراف:۸۶) ''اور یاد کرو جب تم لوگ تھوڑے تھے تو اس نے زیادہ کیا تم لوگوں کو۔''

تَکَاثَرَ (تفاعل) تَکَاثُرًا : ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کی کوشش کرنا، کثرت میں مقابلہ کرنا۔ ﴿وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ﴾ (الحدید:۲۰) ''اور ایک دوسرے پر فخر کرنا تمہارے مابین اور ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کی کوشش کرنا مال میں اور اولاد میں۔''

اِسْتَکْثَرَ (استفعال) اِسْتِکْثَارًا : کسی چیز کی کثرت چاہنا، جمع کرنا۔ ﴿وَلَوْ كُنْتُ

اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ﴾ (الاعراف:۱۸۸) ''اوراگر میں جانتا ہوتا غیب کو تو میں لازماً جمع کرتا بھلائی میں سے۔''

ف ء ی

فَاءَ (ف) فَاْیًا : کسی چیز کو پھاڑ دینا۔

فِئَۃٌ : پھٹا ہوا ٹکڑا' جماعت' گروہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''مُبْتَلِیْکُمْ'' ''اِنَّ'' کی خبر ہے۔ ''مَنْ'' شرطیہ ہے۔ ''شَرِبَ مِنْہُ'' شرط ہے اور ''فَلَیْسَ مِنِّیْ'' جوابِ شرط ہے۔ ''لَیْسَ'' کا اسم اس کی ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''مِنِّیْ'' قائم مقام خبر ہے۔ ''اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ'' کا استثناء ''لَمْ یَطْعَمْہُ'' سے ہے۔ ''لَا طَاقَۃَ لَنَا'' کے بعد ''لِلْقِتَالِ'' محذوف ہے۔ ''مُلٰقُوْا'' دراصل اسم الفاعل ''مُلٰقُوْنَ'' ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہے اور اس کے آگے الف کا اضافہ قرآن مجید کا مخصوص املاء ہے۔ ''کَمْ'' خبریہ ہے اس لیے ''فِئَۃٌ'' کا ترجمہ جمع میں ہوگا۔

ترجمہ:

فَلَمَّا : پھر جب	فَصَلَ : دور ہوا (یعنی روانہ ہوا)
طَالُوْتُ : طالوت	بِالْجُنُوْدِ : لشکروں کے ساتھ
قَالَ : تو اس نے کہا	اِنَّ اللّٰہَ : بے شک اللہ
مُبْتَلِیْکُمْ : تم لوگوں کو آزمانے والا ہے	بِنَھَرٍ : ایک نہر سے
فَمَنْ : پس جس نے	شَرِبَ : پیا
مِنْہُ : اس سے	فَلَیْسَ : تو وہ نہیں ہے
مِنِّیْ : مجھ سے	وَمَنْ : اور جس نے
لَّمْ یَطْعَمْہُ : چکھا ہی نہیں اس کو	فَاِنَّہٗ : تو بے شک وہ ہے
مِنِّیْ : مجھ سے	اِلَّا : مگر یہ کہ
مَنِ : جس نے	اغْتَرَفَ : احتیاط سے بھرا
غُرْفَۃً : (صرف) ایک چلّو	بِیَدِہٖ : اپنے ہاتھ سے
فَشَرِبُوْا : پھر ان لوگوں نے پیا	مِنْہُ : اس سے
اِلَّا : مگر	قَلِیْلًا : تھوڑوں نے

مِّنْهُمْ : ان میں سے
فَلَمَّا : پھر جب
جَاوَزَهٗ : اس نے پار کیا اس کو
هُوَ : اس نے
وَالَّذِيْنَ : اور ان لوگوں نے جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے
مَعَهٗ : اس کے ساتھ
قَالُوْا : تو ان لوگوں نے کہا
لَا طَاقَةَ : کوئی طاقت نہیں ہے
لَنَا : ہم میں (قتال کے لیے)
الْيَوْمَ : آج
بِجَالُوْتَ : جالوت سے
وَجُنُوْدِهٖ : اور اس کے لشکروں سے
قَالَ : کہا
الَّذِيْنَ : ان لوگوں نے جو
يَظُنُّوْنَ : خیال کرتے تھے
اَنَّهُمْ : کہ وہ لوگ
مُّلٰقُوا اللّٰهِ : اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں
كَمْ مِّنْ : (کہ) کتنی ہی
فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ : چھوٹی جماعتیں
غَلَبَتْ : غالب ہوئیں
فِئَةً كَثِيْرَةً : بڑی جماعتوں پر
بِاِذْنِ اللّٰهِ : اللہ کی اجازت سے
وَاللّٰهُ : اور اللہ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ : ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے

نوٹ (۱): نہر سے پانی پینے پر پابندی لگا کر اسے آزمائش بنانے کی ایک وجہ یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اس طرح کچے اور پکے ایمان والوں کی چھانٹی مقصود تھی۔ کیونکہ حضرت طالوت کی فوج میں ہر طرح کے ایمان والے لوگ شامل تھے۔

یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ کچے ایمان والوں کے لیے آزمائش اور سختی میں ثابت قدم رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ خاص طور سے میدانِ جنگ میں ایسے لوگ جلدی ہمت ہار دیتے ہیں اور راہِ فرار اختیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے فوج کا نظم بگڑ جاتا ہے اور ثابت قدم رہنے والوں کے لیے بھی جنگ جاری رکھنا ممکن نہیں رہتا۔ اس لیے کچے ایمان والوں کو پکے ایمان والوں سے الگ کر دیا گیا تاکہ میدانِ جنگ میں صرف وہ لوگ اتریں جو صبر و استقامت کے ساتھ جنگ کریں۔

آج کے دَور میں اس آیت میں ہمارے لیے راہنمائی یہ ہے کہ زندگی کے ہر میدان میں

اور خاص طور سے میدانِ جنگ میں کامیابی کا انحصار افراد کی تعداد سے زیادہ ان کے level of commitment پر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اسی چیز کی قدر ہے۔ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا یہی مطلب ہے۔

آیت ۲۵۰

﴿وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ﴾

ب ر ز

بَرَزَ (ن) بُرُوْزًا : صاف اور کھلی فضا میں نمودار ہونا۔ (۱) کہیں سے نکلنا۔ (۲) کسی کے سامنے آنا' ظاہر ہونا۔ ﴿فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِکَ﴾ (النساء:۸۱) ''پھر جب وہ لوگ نکلتے ہیں آپؐ کے پاس سے۔''

بَارِزٌ (اسم الفاعل): نکلنے والا' ظاہر ہونے والا۔ ﴿یَوْمَ ھُمْ بٰرِزُوْنَ﴾ (المؤمن:۱۶) ''جس دن وہ لوگ ظاہر ہونے والے ہیں۔''

بَارِزَۃٌ : صاف اور کھلی ہونے والی۔ ﴿وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَۃً﴾ (الکھف:۴۷) ''اور تو دیکھے گا زمین کو صاف اور کھلی ہونے والی حالت میں۔''

بَرَّزَ (تفعیل) تَبْرِیْزًا : نکالنا' سامنے لانا' ظاہر کرنا۔ ﴿وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ﴾ (الشُّعراء) ''اور سامنے لائی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لیے۔''

ف ر غ

فَرَغَ (ن) فَرَاغًا : کسی کام کو ختم کر کے خالی ہونا' فارغ ہونا۔ ﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ (الانشراح) ''پھر جب آپؐ فارغ ہوں تو آپ محنت کریں۔''

فَرُغَ (ک) فَرَاغَۃً : بے چین ہونا' گھبرانا۔

فَارِغٌ (اسم الفاعل) : فارغ ہونے والا' بے چین ہونے والا۔ ﴿وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا﴾ (القصص:۱۰) ''اور ہو گیا موسیٰؑ کی والدہ کا دل بے چین ہونے والا۔''

اَفْرَغَ (افعال) اِفْرَاغًا : کسی برتن کا پانی گرا کر برتن کو خالی کرنا' اُنڈیلنا۔ ﴿اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ عَلَیْہِ قِطْرًا﴾ (الکھف) ''تم لوگ لاؤ میرے پاس تو میں اُنڈیلوں اس پر تانبا۔''

اَفۡرِغۡ (فعل امر) : تو اُنڈیل۔ آیت زیر مطالعہ۔

ث ب ت

ثَبَتَ (ن) ثُبُوۡتًا : ایک حالت پر جمے رہنا' قائم رہنا۔

اُثۡبُتۡ (فعل امر) : تو جمارہ' قائم رہ۔ ﴿اِذَا لَقِیۡتُمۡ فِئَۃً فَاثۡبُتُوۡا﴾ (الانفال:٤٥) ''جب بھی تم لوگ سامنے آؤ (مقابلہ کے لیے) کسی جماعت کے تو تم لوگ جمے رہو۔''

ثَابِتٌ (اسم الفاعل) : جمارہنے والا' قائم رہنے والا۔ ﴿اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ﴾ (ابراھیم) ''اس کی جڑ جمی رہنے والی ہے اور اس کی شاخ آسمان میں ہے۔''

اَثۡبَتَ (افعال) اِثۡبَاتًا : (۱) قائم رہنے دینا۔ (۲) ہلنے نہ دینا' یعنی قید کرنا۔ ﴿یَمۡحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ﴾ (الرعد:٣٩) ''اللہ مٹاتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور باقی رہنے دیتا ہے۔'' ﴿وَاِذۡ یَمۡکُرُ بِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِیُثۡبِتُوۡکَ اَوۡ یَقۡتُلُوۡکَ اَوۡ یُخۡرِجُوۡکَ﴾ (الانفال: ٣٠) ''اور جب سازش کرتے تھے آپؐ کے لیے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ وہ قید کریں آپؐ کو' یا قتل کریں آپؐ کو' یا نکالیں آپؐ کو۔''

ثَبَّتَ (تفعیل) تَثۡبِیۡتًا : جمے رہنے یا قائم رہنے کی صلاحیت دینا' جما دینا' قائم کرنا۔ ﴿لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ﴾ (الفرقان:٣٢) ''تاکہ ہم جما دیں اس سے آپؐ کے دل کو۔''

ثَبِّتۡ (فعل امر) : تو جما دے۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''لَمَّا'' شرطیہ ہے۔ ''بَرَزُوۡا لِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ'' شرط ہے اور ''قَالُوۡا'' سے آیت کے آخر تک جوابِ شرط ہے۔ ''بَرَزُوۡا'' اور ''قَالُوۡا'' دونوں کے فاعل ان کی ''هُمۡ'' کی ضمیریں ہیں جو گزشتہ آیت میں مذکور ''اَلَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ'' کے لیے ہیں۔

ترجمہ:

وَلَمَّا : اور جب	بَرَزُوۡا : وہ لوگ سامنے آئے
لِجَالُوۡتَ : جالوت کے	وَجُنُوۡدِهٖ : اور اس کے لشکروں کے
قَالُوۡا : تو ان لوگوں نے کہا	رَبَّنَآ : اے ہمارے رب!
اَفۡرِغۡ : تو انڈیل دے	عَلَیۡنَا : ہم پر
صَبۡرًا : ثابت قدمی کو	وَّثَبِّتۡ : اور تو جما دے
اَقۡدَامَنَا : ہمارے قدموں کو	وَانۡصُرۡنَا : اور تو ہماری مدد کر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ: کافر قوم (کے
مقابلہ) پر

آیت ۲۵۱

﴿فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴿۲۵۱﴾﴾

ھ ز م

هَزَمَ (ض) هَزْمًا : کسی خشک چیز کو دبا کر توڑ دینا' شکستہ کرنا' شکست دینا' آیت زیر مطالعہ۔

مَهْزُوْمٌ (اسم المفعول) : شکست دیا ہوا۔ ﴿جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ﴾ (صٓ:۱۱) ''ایک لشکر ہے جو وہاں شکست دیا جانے والا ہے۔''

د ف ع

دَفَعَ (ف) دَفْعًا :(۱) کسی چیز کو ہٹانا' دور کرنا۔ (۲) کسی کو کسی چیز سے ہٹانا' بچانا' دفاع کرنا۔ (۳) کسی چیز کو کسی کی طرف ہٹانا' دینا' حوالے کرنا۔ ﴿فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ﴾ (النساء:٦) ''پھر جب تم لوگ ہٹاؤ ان کی طرف (یعنی حوالے کرو ان کے) ان کے اموال تو گواہ بناؤ ان پر۔''

اِدْفَعْ (فعل امر) :مذکورہ تینوں معانی میں آتا ہے:(۱)﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (حٰم السجدۃ:۳٤) ''اور برابر نہیں ہوتیں بھلائیاں اور نہ ہی برائیاں۔ تو دور کر (برائیوں کو) اس سے جو سب سے اچھی ہے۔'' (۲)﴿وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ﴾ (آل عمران:۱٦۷) ''اور کہا گیا ان سے کہ تم لوگ آؤ قتال کرو اللہ کی راہ میں یا دفاع کرو۔'' (۳)﴿فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ﴾ (النساء:٦) ''تو تم لوگ حوالے کرو ان کے ان کے اموال۔''

دَافِعٌ (اسم الفاعل) : ہٹانے والا' بچانے والا۔ ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾﴾ (الطور) ''یقیناً تیرے ربّ کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے اس سے۔ کوئی

بچانے والا نہیں ہے۔"

دَافَعَ (مفاعلہ) مُدَافَعَةً اور دِفَاعًا : دفاع کرنا' بچانا' ہٹانا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الحج:٣٨) "بے شک اللہ ہٹاتا ہے ان سے جو لوگ ایمان لائے۔"

ترکیب : "فَهَزَمُوْا" کا فاعل اس کی "هُمْ" کی ضمیر ہے جو آیت ۲۴۹ میں مذکور "اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ" کے لیے ہے۔ اس کے آگے "هُمْ" ضمیر مفعولی ہے جو گزشتہ آیت میں "لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ" کے لیے ہے۔ "وَاٰتٰهُ اللّٰهُ" میں "اٰتٰى" کا فاعل "اَللّٰهُ" ہے' اس میں "ہٗ" کی ضمیر "دَاوٗدَ" کے لیے ہے اور یہ اس کا مفعول اوّل ہے' جبکہ "اَلْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ" مفعول ثانی ہیں۔ "لَوْ لَا" شرطیہ ہے۔ "دَفْعُ اللّٰهِ" سے "بِبَعْضٍ" تک شرط ہے اور "لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ" جواب شرط ہے۔ "دَفْعٌ" مصدر نے فعل کا کام کیا ہے اور "اَلنَّاسَ" اس کا مفعول ہے' جبکہ "اَلنَّاسَ" کا بدل ہونے کی وجہ سے "بَعْضَهُمْ" منصوب ہوا ہے۔ "اَلْعٰلَمِيْنَ" پر لامِ جنس ہے۔

ترجمہ:

فَهَزَمُوْهُمْ : تو ان لوگوں نے شکست دی ان لوگوں کو	بِاِذْنِ اللّٰهِ : اللہ کے اذن سے
وَقَتَلَ : اور قتل کیا	دَاوٗدُ : داؤد نے
جَالُوْتَ : جالوت کو	وَاٰتٰهُ : اور دیا اس کو
اللّٰهُ : اللہ نے	الْمُلْكَ : ملک
وَالْحِكْمَةَ : اور دانائی	وَعَلَّمَهٗ : اور اس نے سکھایا اس کو
مِمَّا : اس میں سے جس میں سے	يَشَآءُ : اس نے چاہا
وَلَوْلَا : اور اگر نہ ہوتا	دَفْعُ اللّٰهِ : اللہ کا دفع کرنا
النَّاسَ : لوگوں کو	بَعْضَهُمْ : ان کے بعض کو
بِبَعْضٍ : بعض سے	لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ : تو بگڑ جاتی زمین (نظم کے توازن میں)
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ : اور لیکن اللہ	ذُوْ فَضْلٍ : فضل (کرنے) والا ہے
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ : تمام جہانوں پر	

آیت ۲۵۲

﴿تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

ترکیب : ''تِلْكَ'' مبتدأ ہے اور مرکب اضافی ''اٰيٰتُ اللّٰهِ'' اس کی خبر ہے۔ ''نَتْلُوْهَا'' میں ''هَا'' کی ضمیر مفعولی ''اٰيٰت'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

تِلْكَ : یہ — اٰيٰتُ اللّٰهِ : اللہ کی آیات ہیں

نَتْلُوْهَا : ہم پڑھ کر سناتے ہیں انہیں — عَلَيْكَ : آپؐ کو

بِالْحَقِّ : حق سے — وَاِنَّكَ : اور بے شک آپؐ

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ : بھیجے ہوؤں میں سے ہیں

آیت ۲۵۳

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ﴾

ترکیب : ''تِلْكَ الرُّسُلُ'' مرکب اشاری ہے اور مبتدأ ہے۔ آگے پورا جملہ ''فَضَّلْنَا'' سے ''بَعْضٍ'' تک اس کی خبر ہے۔ ''كَلَّمَ'' کا فاعل ''اللّٰهُ'' ہے اور ''مِنْهُمْ مَّنْ'' اس کا مفعول ہے۔ ''رَفَعَ'' کی ضمیر فاعلی اللہ کے لیے ہے اور ''بَعْضَهُمْ'' مفعول ہے جبکہ ''دَرَجٰتٍ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کو تمیز ماننے کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ تمیز عموماً واحد نکرہ آتی ہے۔

''اٰتَيْنَا'' کا مفعول اوّل ''عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ'' ہے اس لیے ''ابْنَ'' منصوب ہے (دیکھیں البقرۃ کی آیت ۸۷، نوٹ ۱) جبکہ ''الْبَيِّنٰتِ'' مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ صفت ہے اور اس کا موصوف محذوف ہے۔ ''اَيَّدْنٰهُ'' کی ضمیر مفعولی ''عِيْسٰى'' کے

لیے ہے۔ ”بِرُوْحِ الْقُدُسِ“ میں ”اَلْقُدُسِ“ پر لام تعریف ہے جو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے لیے ہے۔ ”مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ“ کے بعد ”کَانُوْا“ محذوف ہے۔ ”مِنْۢ بَعْدِهِمْ“ میں ”هُمْ“ کی ضمیر ”الرُّسُلُ“ کے لیے ہے۔

ترجمہ:

تِلْكَ الرُّسُلُ : یہ رسول	فَضَّلْنَا : ہم نے فضیلت دی ہے
بَعْضَهُمْ : ان کے بعض کو	عَلٰی بَعْضٍ : بعض پر
مِنْهُمْ مَّنْ : ان میں وہ بھی ہیں جن سے	كَلَّمَ : کلام کیا
اللّٰهُ : اللہ نے	وَرَفَعَ : اور اس نے بلند کیا
بَعْضَهُمْ : ان کے بعض کو	دَرَجٰتٍ : درجات ہوتے ہوئے
وَاٰتَیْنَا : اور ہم نے دیا	عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ : عیسیٰ ابن مریم کو
الْبَیِّنٰتِ : واضح (معجزے)	وَاَیَّدْنٰهُ : اور ہم نے تقویت دی انؑ کو
بِرُوْحِ الْقُدُسِ : پاک روح سے	وَلَوْ : اور اگر
شَآءَ : چاہتا	اللّٰهُ : اللہ
مَا اقْتَتَلَ : تو آپس میں نہ لڑتے	الَّذِیْنَ : وہ لوگ جو (تھے)
مِنْۢ بَعْدِهِمْ : ان (رسولوں) کے بعد	مِّنْۢ بَعْدِ مَا : اس کے بعد کہ جو
جَآءَتْهُمُ : آئیں ان کے پاس	الْبَیِّنٰتُ : واضح (نشانیاں)
وَلٰكِنِ : اور لیکن	اخْتَلَفُوْا : ان لوگوں نے اختلاف کیا
فَمِنْهُمْ مَّنْ : تو ان میں وہ بھی ہیں جو	اٰمَنَ : ایمان لائے
وَمِنْهُمْ مَّنْ : اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے	كَفَرَ : کفر کیا
وَلَوْ : اور اگر	شَآءَ : چاہتا
اللّٰهُ : اللہ	مَا اقْتَتَلُوْا : تو وہ لوگ آپس میں نہ لڑتے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ : اور لیکن اللہ	یَفْعَلُ : کرتا ہے
مَا : وہ جو	یُرِیْدُ : وہ چاہتا ہے